Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

بدھ 22 اپریل 1998ء 24 ذی الحجہ 1418ھ 22 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 85

خدمت کا اجر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو یہ واقعہ سنایا کہ ایک شخص کو راستے میں سخت پیاس لگی تو وہ ایک کنوئیں میں اترا اور پانی پی کر اوپر آگیا۔ تو دیکھا کہ ایک کتا شدید پیاس سے کنوئیں کے باہر کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی تھی اسی طرح اسے بھی پیاس نے ستایا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا موزہ پکڑ کر کنوئیں میں اترا اور اسے بھر کر منہ سے پکڑ لیا اور اوپر آکر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت کا بھی اجر ملے گا حضور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ ہر جاندار کی خدمت کا اجر عطا فرماتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمتہ الناس والبہائم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کا فرض ہے کہ اس میں نیکی کی طلب صادق ہو اور وہ اپنے مقصد زندگی کو سمجھے۔ (کلام الٰہی) میں انسان کی زندگی کا مقصد یہ بتایا گیا ہے (-) یعنی جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں جب انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہئے کہ خدا کو شناخت کریں۔ جب کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادت کے واسطے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ جب سچی معرفت ہو جاوے تب وہ اس کی خلاف مرضی کو ترک کرتا۔ اور سچا (صاحب ایمان) ہو جاتا ہے۔ جب تک سچا علم پیدا نہ ہو کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ دیکھو جن چیزوں کے نقصان کو انسان یقینی سمجھتا ہے ان سے بچتا ہے مثلاً سم الفار ہے جانتا ہے کہ یہ زہر ہے اس لئے اس کو استعمال کرنے کے لئے جرأت اور دلیری نہیں کرتا کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا موت کے منہ میں جانا ہے۔ ایسا ہی کسی زہریلے سانپ کے بل میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا طاعون والے گھر میں نہیں ٹھہرتا۔ اگرچہ جانتا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے منشاء سے ہوتا ہے۔ تاہم وہ ایسے مقامات میں جانے سے ڈرتا ہے اب سوال یہ ہے کہ پھر گناہ سے کیوں نہیں ڈرتا؟

انسان کے اندر بہت سے گناہ ایسی قسم کے ہیں کہ وہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے۔ جوں جوں معرفت بڑھتی جاتی ہے انسان گناہوں سے واقف ہوتا جاتا ہے بعض صغائر ایسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ان کو نہیں دیکھتا لیکن معرفت کی خوردبین ان کو دکھا دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 82)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ - 22 اپریل 1998ء

8-50 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
11-50 دوپہر۔ ہماری کائنات۔ سید طاہر احمد
12-20 دوپہر۔ ایم ٹی اے ورائٹی
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس

جمعرات 23-اپریل 1998ء

12-25 دوپہر۔ المائدہ
3-00 دوپہر۔ کوئز تاریخ احمدیت
4-30 دوپہر۔ ڈچ زبان سیکھئے

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ حضرت بانی سلسلہ اور تربیت اولاد — صفحہ 4
☆ لندن کی سیر — صفحہ 5
☆ درد ایک نعمت — صفحہ 5
☆ اقتصادی خبریں — صفحہ 6

بار بار دعوت الی اللہ کرنا ہمارا فرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہمارا فرض ہے کہ ہم بار بار (دعوت الی اللہ) کریں۔ دیکھو لوہار جندرا (تالا) توڑتے وقت ایک ہی چوٹ مار کر بیٹھ نہیں رہتا۔ بلکہ پے در پے چوٹیں لگاتا ہے۔ آخر جندرا ٹوٹ جاتا ہے۔ پس ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بار بار (دعوت الی اللہ) کریں۔ آخر ہم اس قلعہ کو توڑ دیں گے (-) سچے (صاحب ایمان) اور مخلص وہ ہیں جن کو خدا نے اس نعمت سے مستفیض کیا۔ وہ اوروں کو بھی پہنچا کر اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔ کسی کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو کیا ہمسائے اس کو بجھانے کے لئے پوری کوشش نہیں کرتے۔ عقلمند وہ ہے جو اس بے دینی کی آگ کو جو دنیا میں بھڑک رہی ہے بجھانے کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ لوگ کس طرح آرام کر سکتے ہیں۔ جو یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے بھائیوں کے ہمسائیوں کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اور وہ اسے بجھانے نہیں جاتے۔ ان کو چاہئے کہ وہ مجنونانہ رنگ اختیار کریں۔ کیا کبھی سستی سے بھی اٹھ اٹھ کر آگ بجھا کرتی ہے۔ ایمان کی مثال کھیتی کی طرح ہوتی ہے۔ اس کو وقت پر کاٹ لینا چاہئے۔ ورنہ یہ کھیت تباہ ہو جائے گا (-) دیکھو اگر بے دینی کی جڑ مضبوط ہو گئی۔ تو اس کا کاٹنا مشکل ہو جائے گا۔ جس طرح درخت کی جڑ جب مضبوط ہو جاتی ہے۔ تو اس کا اکھاڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نیا نیا انکار بھی نرم ہوتا ہے۔ اس کا انسداد آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو۔ آمین

(از خطبہ 27۔ فروری 1925ء)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

22 شہادت 1377 ہش — 22 اپریل 1998ء

قانون کی پابندی

جماعت احمدیہ کا ہمیشہ یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ افراد جماعت ہمیشہ قانون کی پابندی کرتے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعاون کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے مشکل اور مصیبت کے وقت میں بھی کبھی اس فریضے سے پہلو تہی نہیں کی۔

آج کل ربوہ میں قانون نافذ کرنے والے کاروں' موٹر سائیکلوں وغیرہ کے کاغذات کی چیکنگ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بعض ایسے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنہوں نے اپنے کاغذات گھر رکھے ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے تمام افراد گھر سے نکلتے وقت جملہ ضروری کاغذات ہمراہ رکھیں تاکہ چیکنگ کے وقت کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس کے علاوہ پنجاب میں موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر بھی پابندی عائد ہے۔ حکومت نے یہ پابندی عوام کے مفاد میں لگائی ہے۔ جملہ احباب کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور قانون پر پوری طرح عمل درآمد کا اہتمام کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ عورتیں اور بچے ڈبل سواری سے مستثنیٰ ہیں۔ جملہ اہل ربوہ سے اور دیگر شہروں میں بسنے والے احمدیوں سے گذارش ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے تعاون کریں اور ان کو اپنا فرض ادا کرنے دیں۔

ہم ایک ایسی زندہ قوم کے افراد ہیں جو اپنی زندگیاں قواعد و ضوابط کے مطابق اور تہذیب و شائستگی کے اصولوں پر گذارتے ہیں۔ اور عوامی بہتری کے کاموں میں ہر حکومت سے تعاون کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کاروں اور موٹر سائیکلوں والے احباب اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے کاغذات مکمل رکھیں اور گھر سے نکلتے ہوئے یہ کاغذات ہمراہ لے کر جائیں۔

جماعت احمدیہ اطاعت کرنے کے معاملے میں دنیا بھر میں مثال ہے۔ اور افراد جماعت کی اس سلسلے میں مثال دی جاتی ہے۔ ہم اپنے اس امتیاز اور اعزاز کو ہر صورت برقرار رکھیں گے اور ایک ذمہ دار اور فرض شناس شہری کا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

سختی کا معاوضہ

یہود کا ایک عالم زید بن سعنہ تھا۔ اس نے حضورؐ کو کچھ قرض دیا اور مدت مقررہ میں تین دن باقی تھے کہ وہ آگیا اور آپ کا گریبان پکڑ لیا اور چادر کھینچی اور بڑے غصہ سے کہا اے محمدؐ میرا حق ادا کرو۔ خدا کی قسم تم بنو عبدالمطلب اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ قرض ادا کرنے میں بڑے برے ہو۔ اور تمہاری ٹال مٹول کی عادت بھی ہے۔

اس وقت حضرت عمرؓ غصہ سے کھول رہے تھے۔ انہوں نے کہا اگر مجھے حضورؐ کا ڈر نہ ہو تو میں تیری گردن اس گستاخی کی وجہ سے اڑا دیتا۔

مگر حضور ﷺ بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ حضرت عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور تبسم فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ غصہ میں نہ آؤ میں اور یہ دونوں اس بات کے ضرورت مند ہیں کہ تو مجھے حسنِ ادائیگی کے لئے کہے اور اسے حسنِ تقاضا کے لئے۔

اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا مگر یہ جلدی چاہتا ہے اسے اس کا حق ادا کرو۔ اور بیس صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) زیادہ دے دینا۔

جب ادائیگی ہوئی تو زید نے حضرت عمرؓ سے پوچھا یہ زیادہ کیوں دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا حضورؐ نے مجھے فرمایا تھا کہ جو سختی میں نے کی ہے اس کے عوض بیس صاع زیادہ ادا کروں۔

حضور ﷺ کے یہ اعلیٰ اخلاق دیکھ کر زید مسلمان ہو گئے۔ اور اپنا نصف مال امت کے لئے وقف کر دیا۔ (مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ جلد 3 ص 604 مکتب النصر الحدیثہ۔ الریاض

غزل

نام و نمود ہی نہیں' سوزِ دروں بھی چاہئے
اے مری چشم نم کبھی بارشِ خوں بھی چاہئے

ہوش و خرد کو کیا خبر' کیا ہیں رموزِ حسن و عشق
اہلِ خرد کو صحبتِ اہلِ جنوں بھی چاہئے

طوفِ حرم کے بعد بھی' صحنِ حرم میں ہیں ابھی
تیرے حریمِ ناز میں سوزِ دروں بھی چاہئے

میں نے کہا کہ آج تک تشنہ ہے اشتیاقِ دید
اس نے کہا کہ تشنگی اور فزوں بھی چاہئے

واعظ خوش بیاں سے تو ہو چکے فیض یاب ہم
اب ہمیں کوئی واقفِ سوزِ دروں بھی چاہئے

جب یہ کہا کہ آپ پر ہو گئے جان و دل نثار
کہنے لگے کہ کیوں نہ ہوں' عشق میں یوں بھی چاہئے

دشتِ جنوں میں جا بجا آبلہ پا ہیں راہرو
جائے نہ اُس طرف کوئی جس کو سکوں بھی چاہئے

عشق کی مملکت پہ کیوں طاری ہے اک جمود سا
کوئی چبھن کہ جس سے ہو دردِ فزوں بھی چاہئے

عشق ہے منکسر مزاج' حسنِ ستیزہ کار کو
عشوہ و غمزہ و ادا' ناز و فسوں بھی چاہئے

لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورۂ آسٹریلیا۔29- ستمبر83ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

سوال۔ نرینہ اولاد کی خواہش کیوں پیدا ہوتی ہے۔

جواب۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رواج کی بات ہے۔ عموماً بیٹے سے نسل چلتی ہے اس لئے انسان یہ سمجھتا ہے کہ بیٹا ہو گا تو آگے میری نسل چلے گی اور میرا نام باقی رہے گا جب کہ بعض قوموں میں بیٹیوں سے نسل چلتی ہے وہاں اس قسم کی خواہش کا اظہار نہیں ہوتا ہو گا مثلاً افریقن ممالک ہیں انڈونیشیا کا جزیرہ بالی ہے۔ جہاں عورتوں سے نسل چلتی ہے۔ تو ایک تو یہ وجہ ہو گی کہ لوگ بیٹے کی اس لئے خواہش کرتے ہیں تاکہ نسل باقی رہے۔

دوسرے جسمانی طور پر ایک لمبے عرصہ سے مرد مارشل رہا ہے اور سرداری اس کے ہاتھ میں رہی ہے اور پھر تاریخی روایات ہیں جو آہستہ آہستہ معاشرہ میں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اور معاشرہ کا حصہ بن جاتی ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسلام نے وراثت میں مرد کے لئے دو حصے اور عورت کے لئے ایک حصہ کیوں مقرر کیا ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک غور طلب مسئلہ ہے۔ اس کی حکمت ظاہری طور پر ایک نظر آجاتی ہے اور وہ یہ کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے قوام بنایا ہے یعنی خاندانی اور معاشی حالات کو چلانے اور بیوی بچوں کے نفقے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اور بیوی کو اپنی فیملی پر خرچ کرنے کا پابند نہیں کیا گیا۔ اس لئے مرد کو لازماً جائیداد میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہئے تھا کیونکہ جب وہ جائیداد بنائے گا تو اس میں سے بھی عورت کو حصہ ملنا ہے۔ شریعت کے سارے قوانین مرد پر بوجھ ڈالتے ہیں عورت پر نہیں ڈالتے۔ کبھی اسلامی عدالت میں یہ سوال نہیں اٹھتا کہ عورت امیر ہے یا یہ کہ وہ اپنے بچوں پر کیوں خرچ نہیں کرتی کیونکہ خدا نے مرد کو ذمہ دار بنایا ہے اس لئے جس پر زیادہ ذمہ داری ڈالی اس کو وارث بھی زیادہ بڑا بنایا ہے اور جس پر کم ذمہ داری ڈالی ہے اس کو چھوٹا وارث بنایا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے جو کسی کی سمجھ میں نہ آئے۔

سوال :- جنوں کی حقیقت کیا ہے

جنّ کے متعلق دو قسم کے تصورات ہیں۔ ایک وہ تصور ہے جو کلام الٰہی نے پیش کیا ہے۔ جن جن معنوں میں کلام الٰہی نے جہاں جہاں جن کا ذکر کیا ہے ہم اس پر سو فیصدی یقین رکھتے ہیں۔

غیر از جماعت لوگوں میں جنّ کا تصور

جنوں کے بارہ میں ایک وہ تصور ہے جو مولوی بیان کرتے ہیں۔ یہ وہ تصور ہے جو عوام الناس میں پایا جاتا ہے۔ ہم اس کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم اس کو بالکل نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ تصور نہ عقل کے مطابق ہے اور نہ کلام الٰہی کے مطابق ہے۔ جن کے جس تصور کو احمدی رد کرتا ہے وہ یہی جن ہے جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ آپ اس کو قابو کرلیں تو اس کے ذریعہ اپنے محبوب کا دل جیتیں اور آشنائیاں پیدا کریں اور جہاں کہیں گورنمنٹ کی طرف سے محکمانہ ترقی رکی ہوئی ہے وہ جن صاحب آپ کا معاملہ ٹھیک کروادیں۔ آپ جن سے کہیں کہ جاکر لوگوں کے گھر سے چیزیں چرا کرلے آؤ تو وہ لے آئے۔ غرض عجیب و غریب کام ہیں جو جنوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں قوت عمل ختم ہو جائے اور گھر بیٹھ کر مفت کی کمائی کا ایک سلسلہ مل جائے اس کا نام جن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا جن کوئی چیز نہیں کیونکہ سارے کلام الٰہی میں ایسے جن کا کہیں ذکر نہیں بلکہ ایسے جنات کا ذکر ہے جو مختلف شکلوں میں اور مختلف حیثیتوں میں پائے جاتے ہیں اور وہ میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ کن کن شکلوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس وقت تو میں یہ بتارہا ہوں کہ لوگوں کے نزدیک جنوں کا کیا تصور ہے ان کے نزدیک جن کی ایک اور تعریف یہ بھی ہے کہ جن دیواروں میں سے نکل جاتا ہے مادی چیز اس کو پکڑ نہیں سکتی سوائے دم کے اور دم جو ہے وہ یا تو حضرت سلیمانؑ کو آتا تھا یا آج کل کے بعض علماء کو آتا ہے۔ باقی لوگوں کو کچھ پتہ نہیں کہ کس طرح جن قابو کرنا ہے۔ لیکن اگر مولوی پھونک ماردیں تو قابو آجاتا ہے اور اگر ان کی پھونک توڑدے تو کہتے ہیں پھر جن قابو نہیں آسکتا۔ خدا کا کلام اس کے بالکل برعکس تصور پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے جو جن تھے وہ ایسے جن تھے جو غیر معمولی محنت اور مشقت کرنے والے لوگ تھے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اب بتائیے کہ مولوی والا جو جن ہے وہ زنجیروں میں جکڑا جاسکتا ہے؟ یہ تو دم درود میں جکڑا جاسکتا ہے۔ زنجیریں تو اس کو پہنائی نہیں جاسکتیں نہ اس کا ویسا جسم ہے وہ تو ہوا کا ہیولیٰ ہوتا ہے۔ اور [illegible] اس کا مادی وجود تو یہ لوگ [illegible] انتے ہی نہیں

جنّ کا ایک اور تصور

جن کا دوسرا تصور یہ ہے کہ وہ آگ کا وجود ہوتا ہے یہ بھی سب مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے جن کو آگ سے پیدا کیا ہے گویا جن ایک ظاہری آگ سے پیدا ہوئی ہوئی مخلوق ہے حالانکہ دوسری جگہ خود اس کو جھٹلا بھی دیتے ہیں کیونکہ جو جن ان کے قابو آتا ہے وہ ان سے ملتا ہے لیکن ان کے کپڑوں کو آگ نہیں لگتی۔ اس میں گرمی کا کوئی عنصر نہیں پایا جاتا اس کے باوجود ان کے دماغ میں تضاد پایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں آگ سے پیدا کرنے کا مطلب یہی ہے کہ سچ مچ کی آگ سے پیدا کیا ہے۔ کلام الٰہی اس بات کو جھٹلا رہا ہے۔ اور کہتا ہے یہ معنے ہو ہی نہیں سکتے۔ فرماتا ہے کہ ہم نے سلیمانؑ کے جن کو غوطہ خور بنایا۔ وہ سمندر میں غوطے مار کے ان کے لئے موتی نکالا کرتے تھے۔ اب بتائیے آگ سمندر میں کس طرح غوطہ مار سکتی ہے۔ ظاہری آگ اور پانی کا تو آپس میں کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ آگ تو پانی میں فوراً بجھ جاتی ہے۔ اس لئے اگر کلام الٰہی کا غور و فکر کر ساتھ مطالعہ کیا جائے تو کوئی تضاد پیدا نہیں ہوتا کلام الٰہی خود اپنا مطلب اور معنے بتاتا چلا جاتا ہے۔

کلام الٰہی کا پیش کردہ تصور

اب میں بتاتا ہوں کہ کلام الٰہی نے جن کا کیا تصور پیش کیا ہے ایک تو جن سے یہ مراد ہے کہ جن کا لفظ جفاکش قوم کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی ایسی قوم جس کے اندر بغاوت کا مادہ پایا جائے اور اسے بڑی قوت کے ساتھ قابو میں رکھنا پڑے وہ جن کہلاتی ہے چنانچہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ والے جنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک ان کو حضرت سلیمان کی وفات کا پتہ نہیں چلا وہ خدمت کرتے رہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ان کے اوپر حضرت سلیمانؑ کا رعب طاری تھا۔ ان کو پتہ تھا کہ یہ عظیم الشان بادشاہ ہے یہ ہماری بغاوت کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور ہمیں کچل کر رکھ دے گا۔ جب ان کی وفات کا ان کو پتہ چلا تو وہ آزاد ہو گئے اور بغاوت کر گئے جس سے حضرت سلیمانؑ کی ساری قوت ٹوٹ گئی۔ امر واقعہ یہی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے بعد تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ پھر ان کی حکومت جاری نہیں رہ سکی۔ ان کی ماتحت قوموں نے بغاوت کردی اور اولاد میں یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ حکومت کو سنبھال سکیں تبھی کلام الٰہی حضرت سلیمانؑ کے بعد کسی نیک اولاد کا ذکر نہیں کرتا حالانکہ پہلے انبیاء کے بعد مسلسل ذکر چلتا ہے کہ اس کے بعد ہم نے فلاں کو بھیجا اور پھر فلاں کو، اچانک حضرت سلیمان کے آگے بریک لگ جاتی ہے۔ تو پتہ چلا اولاد نیک نہیں تھی اور نااہل تھی اس لئے جنوں کی قوم کو پتہ لگا تو انہوں نے بغاوت کردی۔

جنّوں کو آگ سے پیدا کرنے کے معنے

دوسرے اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے جن کو انسان سے پہلے۔ ایک قسم کی بھڑکنے والی 'شعلوں والی آگ سے پیدا کیا اور ایک دوسری جگہ ایک ایسا نقشہ کھینچتا ہے جس سے یوں لگتا ہے کہ ریڈی ایشن کا سیلاب ہے فرماتا ہے جن کو انسان سے پہلے گرم ہواؤں یا نہایت خوفناک گرمی کے شعلوں کے ساتھ پیدا کیا۔ یہاں قران کریم Literal معنے کے قریب ترین ہے کیونکہ سائنسدان ہمیں بتاتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کے آغاز میں ہی بوٹینکل یا بائیولاجیکل Existence ایک دوسرے سے منسلک تھیں۔ اس قسم کی زندگی پیدا ہونے سے پہلے بیکٹیریل لائف یا زندگی کے ابتدائی سیل پیدا ہوئے ہیں جو پوری طرح آرگنائزڈ نہیں تھے وہ خالصۃً آسمانی بجلی اور انتہائی شدید گرمی کے اثرات سے پیدا ہوئے ہیں۔ بالکل یہی تصور کلام الٰہی پیش کرتا ہے۔ آپ Origin of life کے اوپر کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھیں وہ بعینہٖ یہی شکل پیش کرتی ہے۔ کہتی ہے جب صرف Inorganic کیمسٹری تھی۔ دو قسم کے کیمیکلز ہوتے ہیں۔ ایک ہیں آرگینک جن میں کاربن اور ہائیڈرو اوکسائیڈ پائے جاتے ہیں اور دوسرے ہیں ان آرگینک جن میں کاربن اور کاربو ہائیڈریٹس نہیں پائے جاتے۔ زندگی کی جتنی بھی قسمیں معلوم ہیں ان سب میں یہ گروپ موجود ہیں۔ اس لئے اس کو آرگینک کیمسٹری کہتے ہیں یعنی ایسی کیمسٹری جس کا زندگی سے تعلق ہو اور جن میں صرف لوہا۔ پانی اور نمک وغیرہ قسم کے چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ان کو ان آرگینک کیمسٹری کہتے ہیں چنانچہ سائنسدانوں کے لئے یہ ایک معمہ تھا کہ زندگی پیدا کرتی ہے آرگینک کیمسٹری کو کیونکہ زندہ چیز میں یہ طاقت موجود ہے کہ ان آرگینک چیز کو ہضم کرے اور اسے آرگینک میں بدل دے۔ مثلاً آپ جب نمک استعمال کرتے ہیں یہ نمک آپ کے جزو بدن بن رہا ہوتا ہے۔ وہ کس طرح جزو بدن بن رہا ہے وہ آرگینک سالٹ کی چیزوں کے ساتھ مل کر ان کے مالیکول میں داخل ہو کر آرگینک شکل اختیار کرلیتا ہے اور یہ سو فیصدی پختہ بات ہے کہ صرف زندگی ہی آرگینک کیمسٹری پیدا کرسکتی ہے۔

جاری ہے

تحریکِ جدید دائمی ہے

"یہ تحریک جدید ہے تو دائمی نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔ لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے ممنون احسان ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کردیا ہے۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کرسکتے۔ جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک طارق محمود

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تربیتِ اولاد کا اسلوب

ہم آئے دن یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ بچہ کوئی غلطی یا شرارت کرتا ہے تو اس کے منہ پر ایک عدد تھپڑ رسید کر دیا جاتا ہے بچہ یا تو رونے لگتا ہے یا پھر بالکل خاموش ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی یہ خاموشی عارضی ہوتی ہے کیونکہ اندر ہی اندر وہ کئی منفی باتیں سوچتا رہتا ہے۔ اور بڑوں سے نفرت کی تخم ریزی اس کے دل میں ہو چکی ہوتی ہے۔ ایسا بچہ آہستہ آہستہ بدنی سزا کے نتیجے میں بجائے سدھرنے کے ڈھیٹ بن جاتا ہے۔ اور اس پر کوئی سزا کارگر نہیں ہوتی۔ اس وقت اس بچے کے ماں باپ کو سخت پریشانی لاحق ہوتی ہے انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا کہ بچہ کی اصلاح کس طرح کریں۔ بے بس ہو کر اپنی قسمت کو کوسنے کے سوا انہیں اور کچھ نہیں سوجھتا۔ ایسے ماں باپ بالعموم یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ خدا نے انہیں ایسی اولاد کیوں دی۔ لیکن اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہو گا کہ قصور نہ تو ان کی قسمت کا تھا اور نہ ہی اولاد کا بلکہ ان کی تربیت کا انداز ہی درست نہ تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تربیت کے مؤثر انداز کیسے سیکھے جائیں۔ آیئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت طیبہ سے رہنمائی حاصل کرکے تربیت اولاد کے گر سیکھیں۔

اولاد کے لئے دعا کا ہتھیار آپ بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے جب مدرسہ کے کسی استاد کے خلاف شکایت ملتی کہ اس نے بچے کو مارا ہے تو آپ اس کو سخت ناپسند فرماتے۔ آپ بار بار ہدایت فرماتے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جائے۔ آپ چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ ماں باپ ہوں یا استاد وہ بچوں کی اصلاح اور درستی پر از خود قادر نہیں ہو سکتے۔ اس ضمن میں آپ کے رفیق خاص حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے بارہا دیکھا ہے کہ آپ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) ایسے کسی چیز پر برہم نہیں ہوتے جیسے کہ اس وقت کہ جب سن لیں کہ کسی نے بچے کو مارا ہے۔ یہاں ایک بزرگ نے ایک بچے کو عادتاً مارا تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی درد انگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ فرمایا ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اور اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے حق پہنچتا ہے کہ کسی مناسب وقت پر کسی حد تک بچے کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ فرمایا جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے...... حرام ہے مشیخی کی گدی پر بیٹھنا اور پیر بننا اس شخص کو جو ایک منٹ بھی اپنے متوسلین سے غافل رہے....... آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسے میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو اسے یک لخت موقوف کر دو۔ فرمایا ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

خبر گیری اور ہمدردی آیئے اب دیکھتے ہیں کہ بچوں کی بیماری کے وقت (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا کیا حال ہوتا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ بچوں کی خبر گیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری میں اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے آپ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیادار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر ہی نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مر گئی آپ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ اور جب سے کوئی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 54-53)

نرمی اور احترام بعض والدین بچوں پر ضرورت سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ کسی موقع پر مشورہ وغیرہ دینا چاہے تو اسے ڈانٹ کر بٹھا دیا جاتا ہے کہ تم تو کل کے بچے ہو تمھیں کیا خبر ان معاملات کی۔ والدین کے اس رویے سے بچوں کو اول تو یہ نقصان پہنچتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے چپ چاپ اور گم صم زندگی گزارنے کے عادی ہو جاتے ہیں یعنی لکیر کے فقیر بن کر رہ جاتے ہیں۔ ان کا ذہن پوری طرح نہیں کھلتا اور ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بات اگر صحیح ہے تو کیوں ہے اور اگر غلط ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ دوسرے ان بچوں کو یہ نقصان بھی ہوتا ہے کہ ان کے بعض غلط خیالات دل میں جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اور ان کی تصحیح نہیں ہو پاتی۔ اس طرح بچہ اپنی غلط بات کو بھی صحیح خیال کرتا ہے اور دوسرے تمام لوگوں کو غلطی پر تصور کرتا ہے۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ ذہنی مریض بن جاتا ہے۔

جب ہم (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی مبارک زندگی پر نظر دوڑاتے ہیں تو اس وصف سے آپ کو پوری طرح متصف پاتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں جب آپ کا کوئی بچہ آتا تو آپ اسے اپنے پاس بٹھاتے اور ایسا کرنے میں احترام آمیز رویہ اختیار فرماتے۔

آپ بچوں کو ہمیشہ نرمی اور پیار کے ساتھ سمجھاتے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنے بھائیوں کے ساتھ حضرت صاحب کی محفل میں آئے اور کسی بات کے یاد آنے پر ہنس پڑے تو حضرت صاحب نے صرف یہی فرمایا۔

"بیت الذکر میں ہنسنا نہ چاہئے"

(سیرت ...... از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 367)

ایک دفعہ اپنے بچپن میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب دالان کے دروازے بند کرکے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا۔

"میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔"

(سیرت ---- جلد اول صفحہ 92)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنا درج ذیل ذاتی واقعہ سیرت المہدی میں درج فرمایا ہے۔

"ایک دفعہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اپنے حجرے میں کھڑے تھے۔ والدہ صاحبہ بھی پاس تھیں۔ میں نے کوئی بات کرتے ہوئے مرزا نظام الدین صاحب کا نام لیا تو صرف نظام الدین کہا۔ آپ نے فرمایا۔ میاں آخر وہ تمھارا اچچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

(سیرت ---- جلد اول صفحہ 31)

دلداری اولاد کی دلداری کرنا بھی ان کی تربیت کا ایک اہم اور لازمی حصہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بچوں کو خوش کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے اس سلسلے میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔

"جاڑے کا موسم تھا حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے جو اس وقت بچہ تھے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹیں وہ اینٹ چبھے میں موجود تھا آپ حامد علی سے فرماتے ہیں۔ حامد علی! چند روز سے ہماری پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے جا لگا۔ جھٹ جیب سے نکالی اور عرض کیا یہ اینٹ تھی جو آپ کو چبھتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا۔ اوہو! چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 39)

یہ ہے طریق اولاد کی تربیت کرنے کا ہمیں سوچنا چاہئے کہ کیا ہم اپنی اولادوں کی تربیت اسی انداز سے کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اپنے رعب اور دبدبے سے تربیت اولاد کا فریضہ سرانجام دینا چاہتے ہیں جو ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان راہوں پر گامزن کرے جو ہمارے لئے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے ترقی کا پیش خیمہ بنیں۔

باکمال انسان

باکمال انسان وہ ہے جو اس حد تک گناہ سے بچے کہ اس کی روح ہلاکت اخروی سے بچ جائے (ہلاکت اخروی سے مراد خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے) اور اس حد تک نیکی کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کی طرف قدم مارنے کی فوری قوت اس میں پیدا ہو جائے۔ ورنہ یوں تو یہ قوت سب میں پیدا ہوگی۔ (منہاج الطالبین)

بقیہ صفحہ 5

ہوں یا گواہ آنے جانے کا اور جو کام کا حرج ہوا ہو اس کے پیسے لکھ کر دیں وہاں سے آنے سے پہلے مل جائیں گے پھر وہ لوگ جو پنشن پر ہوں یا اسائیلم پر ہوں مفت وکیل کر سکتے ہیں۔ وکیل کی فیس گورنمنٹ دیتی ہے۔ ہسپتالوں میں متعلقہ لوگوں کے نام پتہ، فون نمبر، بیماری کون ڈاکٹر دیکھتا ہے۔ ہر قسم کے Test کی رپورٹ پچھلی تاریخ اگلی تاریخ محفوظ ہوتی ہے۔ یہاں ہر شخص کو ایک نمبر الاٹ ہے جس کو نیشنل انشورنس نمبر کہتے ہیں۔ جہاں ضرورت ہو فوراً انشورنس نمبر پوچھتے ہیں اس کے مطابق کمپیوٹر میں سب تفصیل محفوظ ہوتی ہے۔ کوئی کتا یا بلی آپ کو آوارہ نظر نہیں آتی۔ اکثر لوگوں کے ہاں یہ جانور پلتے ہیں۔ راستہ مں کسی کا ایکسیڈنٹ ہو جائے یا کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو وہیں پولیس فوراً پہنچ جاتی ہے۔ ٹریفک بند کر کے سڑک پر لیٹنے والے کا دھیان کرتے ہیں۔ First Aid دیتے ہیں ایمبولینس بلا لیتے ہیں جونہی مناسب سمجھتے ہیں ایمبولینس کے ذریعہ یا کھلی جگہ ہو اور معاملہ انتہائی نازک ہو تو ہیلی کاپٹر بلا لیتے ہیں۔ اس کے ذریعہ نزدیکی ہسپتال میں پہنچا دیتے ہیں۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ یورپین ملکوں میں انسانی ہمدردی ہے۔ کوئی کالا ہو کہ گورا۔ کسی بھی ملک کا باشندہ ہو کوئی بھی مذہب ہو سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ کسی کو Priority حاصل نہیں۔ ہر شخص کو آزادی ہے کہ اپنے Beliet کے مطابق اپنے مذہب کے مطابق عمل کرے۔

یہ وہ قابل تقلید امور ہیں جن کی تعلیم ہمارے دین نے ہمیں دی ہے۔ کاش انسانی حقوق کے حوالہ سے ہمارا معیار بھی بلند ہو جائے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق- لندن

حکمت ہماری گمشدہ متاع ہے

لندن کی سیر

انسانی حقوق اور قانون کی پاسداری کے حوالہ سے

دن ڈھلنے کو ہے اور میں اداسی کے عالم میں دل کو بہلانے کے لئے گھر کے آس پاس چہل قدمی کرتا ہوا اس جگہ کھڑا ہوں جہاں سے ٹوٹنگ ایریا کی حد ختم ہوتی اور مرٹن ایریا کی حد شروع ہوتی ہے۔ گھر والی گلی کے اختتام پر چھوٹے سے نالے کا پل ہے۔ ساتھ ہی فٹ پاتھ ہے سڑک کا نام سٹریتھم روڈ ہے۔ جہاں سے کافی تیز رفتار گاڑیاں گذر رہی ہیں۔ فٹ پاتھ پر نالے سے بچاؤ کے لئے پانچ چھ فٹ کی دیوار ہے۔ دیوار کو دیکھئے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ دو چار سال پرانی ہوگی۔ اس دیوار کے اوپر ایک نوٹس کی تختی لوہے کی نصب ہے۔ یہ تختی بھی اتنی پرانی نہیں لگتی۔ اس تختی پر انگریزی میں لکھا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"کوئی بھی شخص اشتہار لگاتا ہوا یا کوئی خرابی کرتا اس پل کو نقصان پہنچاتا ہوا پایا گیا تو اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔"

اس تحریر میں تو کوئی ایسی خاص بات حیرانی والی نہیں۔ البتہ قابل غور یہ بات ہے کہ یہ نوٹس مسٹر ٹی ڈبلیو ویڈنگ' کلرک سرے کاؤنٹی کونسل کی طرف سے 1904ء کا ہے۔ یہ دیوار بھی 1904ء کی تعمیر شدہ ہے۔ اینٹوں سے تعمیر شدہ دیوار پر پلستر بھی نہیں۔ نیچے بہتے ہوئے پانی کا اثر بھی نہیں۔ دیوار بالکل صاف دھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ نوٹس اسی طرح نصب ہے جیسے 1904ء میں نصب کیا تھا۔ دیوار پر نہ کوئی اشتہار نہ کوئی تحریر نہ توڑ پھوڑ۔ چھ سال بعد اس نوٹس کو لگے اور دیوار کو بنے پورے سو سال ہو جائینگے۔ یہ وہ ملک ہے جہاں قانون کی پاسداری ہے۔ ملکہ معظمہ ہوں۔ وزیر اعظم یا ممبر پارلیمنٹ کوئی رعایت کا مستحق نہیں۔ جہاں قانون کی بات آئے سب برابر۔ چیختی چلاتی ہوئی یعنی ہارن بجاتی ہوئی پولیس کی گاڑیاں جابجا بھاگتی ہوئی چکر لگاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

اکثر و بیشتر ڈبل ڈیکر بسیں چلتی ہیں۔ کوئی بس پرانی نظر نہیں آتی۔ انڈر گراؤنڈ ریلوے سٹیشنوں پر تو کمپیوٹر نصب تھے ہی جو یہ بتاتے کہ اگلی گاڑی آنے میں کتنے منٹ باقی ہیں اور حیرانی والی بات یہ ہے کہ ایک گاڑی نکل جانے سے کوئی پریشان نہیں ہوتا کیونکہ اگلی گاڑی ایک دو یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ منٹ میں آتی دکھائی دیتی ہے۔ اب بس سٹاپوں پر بھی یہی نظام نظر آنے لگا ہے۔ بسیں یا گاڑیاں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔ کوئی سواری بیٹھی ہو یا نہ ریل گاڑیاں یا بسیں رکتی نہیں۔ رواں دواں رہتی ہیں۔ بسوں میں' ریل میں' کسی دفتر میں' ہسپتالوں میں دکانوں میں سٹورز میں سگریٹ پینا منع ہے۔ بس میں اگر کوئی سگریٹ پیتا پکڑا جائے تو ایک ہزار پونڈ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہاں سگریٹ بیچنے کی دکانیں بھی شاذ و نادر ہی دکھائی دیتی ہیں۔ اور بہت ہی کم لوگ سگریٹ پیتے ادھر ادھر کہیں نظر آتے ہیں۔ نہ کہیں گرد و غبار ہے نہ گند کے ڈھیر نہ ہلا گلا۔ نہ فسادات نہ مار کٹائی۔ نہ کوئی کسی کی جان کا دشمن۔ نہ قتل و غارت نہ توڑ پھوڑ۔ ہر بوڑھے انسان کو پنشن ملتی ہے۔ ریل کا بس کا سفر اندرون شہر مفت۔ ہر قسم کا علاج۔ ادویات مفت۔ جس شخص کے پاس نوکری نہ ہو کاروبار نہ ہو۔ اس کو خرچہ گورنمنٹ دیتی ہے۔ ہر نوزائیدہ بچے کو دودھ مفت اس کے علاوہ عمر کی ایک حد تک اس کی والدہ یا والد کو بچے کا الاؤنس ملتا ہے۔ کسی سکول میں یا یونیورسٹی میں داخلہ کی مشکل نہیں۔ بلکہ اشتہار دئے جاتے ہیں۔ بجلی کی یا گیس کی کبھی کمی محسوس نہیں کی۔ باہر کے ملکوں سے جو لوگ آکر اسائیلم طلب کرتے ہیں ان کو خرچہ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ملتا ہے۔ مکان یا مکان کا کرایہ۔ اور علاج معالجہ بھی فری۔ نوزائیدہ بچوں کو متعلقہ ہسپتال سے نرسیں دیکھ بھال کے لئے گھر آتی ہیں۔ والدہ کو سکھاتی ہیں کہ بچے کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ کونسی خوراک کونسا دودھ وغیرہ دینا ہے۔ بچے کو نہلاتی ہیں۔ نہلانا والدہ کو سکھاتی ہیں۔ بچے کی صحت کا خیال رکھتی ہیں۔ اتنے بڑے شہر میں جو تقریباً چالیس میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے کہیں کوئی اکا دکا واردات ہوتی ہے۔ جرائم بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ پولیس کی ضرورت ہو' بلائیں تو پانچ منٹ کے اندر پولیس موقع پر حاضر۔ ہر موسم میں ہر ایک قسم کا پھل ہر قسم کی سبزی وافر مقدار میں۔ یہاں کی کرنسی کے مطابق کوئی چیز مہنگی معلوم نہیں ہوتی نہ آئے دن قیمتیں بڑھتی ہیں۔ انسانیت کا بول بالا ہے۔ قانون کا راج ہے۔ کسی جگہ بھی آپ کو کام ہو' نہ کسی سفارش کی ضرورت ہے۔ نہ رشوت دینے کی۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اس ملک میں رشوت کا نام و نشان نہیں۔ کسی کو رشوت کی طلب نہیں۔ اگر کسی کی آمد سٹینڈرڈ سے کم ہے تو باقی سرکار دیتی ہے۔ اگر کوئی کام نہ ہو۔ تو بھی گورنمنٹ کی طرف سے انکم سپورٹ لگ جاتی ہے۔ بوڑھی عورتوں کو مردوں کو ایک مقررہ عمر کے بعد پنشن لگ جاتی ہے۔ وقت کی پابندی اس قوم کا شیوہ ہے۔ عدالتوں میں نہ صرف تاریخ بلکہ وقت کا تعین ہوتا ہے۔ اور اتنی بھیڑ بھی نہیں ہوتی۔ عدالت میں آپ کو وہی لوگ نظر آئیں گے جن کا مقدمہ سنا جا رہا ہے یا جنکا نمبر آنے والا ہے۔ اگر کوئی عدالت میں نہ جانا چاہے تو لکھ کر دے دیتا ہے کہ میری عدم موجودگی میں فیصلہ کر دیا جائے۔ چاہے آپ کا اپنا کیس ہو یا مدعا علیہ

باقی صفحہ 4 پر

محمود احمد اشرف

درد - ایک نعمت

انسان بسا اوقات مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہو جائے تو حرف شکایت زبان پر لے آتا ہے۔ کبھی کبھی وہ یہ بھی سوچنے لگتا ہے۔ کہ اگر ایک رحیم و کریم خدا موجود ہے تو پھر میرا یہ نقصان کیوں ہوا ہے اور مجھے یہ تکلیف کیوں پہنچی ہے۔ یہ دراصل انسان کی کوتاہ نظری ہے کہ وہ کسی تکلیف اور نقصان کا الزام خدا تعالیٰ اور اس کے قائم کردہ نظام کو دے۔ ہم اپنا نقصان صرف اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ یہ نظام کائنات سراسر خیر سے عبارت ہے۔ زندگی میں ہمیں جو باتیں بظاہر تلخ دکھائی دیتی ہیں وہ بھی دراصل خیر ہی کا کوئی رخ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی کسی صفت کا ہی کوئی ظہور ہوتا ہے۔

درد خطرے کا الارم ہے ہم میں سے قریباً ہر شخص جسمانی درد کا تجربہ رکھتا ہے۔ کوئی شخص شدید درد میں مبتلا ہو تو گویا ساری دنیا ہی اسے تاریک ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن معمولی سا غور کیا جائے تو یہ حقیقت دکھائی دینے لگتی ہے کہ درد انسانی جسم کی حفاظت کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ میڈیکل سائنس کی تاریخ میں یہ بات ریکارڈ ہے کہ کینیڈا میں لوسی نام کی ایک عورت تھی جسے کسی قسم کے جسمانی درد کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ کیا ایسا انسان قابل رشک ہے؟ ہرگز نہیں یہی مذکورہ بالا عورت جسے کوئی درد نہیں ہوتی تھی اس کا سارا جسم چوٹوں اور زخموں کے نشانات سے بھرا پڑا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ کوئی درد محسوس نہ ہونے کے باعث فوری طور پر کسی خطرے سے آگاہ نہیں ہوتی تھی۔ ایک بار وہ جل گئی اور اسے اس وقت خبر ہوئی جب اس نے اپنے گوشت کے جلنے کی بو محسوس کی۔ ہمیں معمولی سا کوئی انفیکشن ہو جائے تو درد فوری طور پر خطرے کا الارم بجا دیتی ہے۔ اور ہم اس کے علاج پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ عورت کئی بار اسلئے ہسپتال گئی کہ انفیکشن بہت زیادہ بڑھ چکا تھا اور وہ بالکل بے خبر تھی۔

درد کا احساس حفاظت کرتا ہے پس درد دراصل انسانی جسم میں ایک الارم ہے۔ جہاں درد ہوتی ہے سارا نظام جسم اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ دل اس جگہ معمول سے زیادہ خون سپلائی کرتا ہے۔ جگر ذخیرہ کئے ہوئے کیمیائی مرکبات وہاں بھیجتا ہے۔ خون میں کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں تاکہ جس زخم میں سے خون وغیرہ بہہ رہا ہے وہاں فوراً خون جمنے کا عمل شروع ہو جائے درد اگر سر کے نزدیک ہو تو آنسو بہنے لگتے ہیں اور ناک چلنے لگتا ہے۔ تاکہ نقصان گند وغیرہ صاف ہو جائے۔ پس درد کا احساس ہمیں کئی طرح سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے دیگر حواس کی مدد سے کئی قسم کے ممکنہ خطرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ چنانچہ درد کی شدت کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ کتنی رفتار سے ہمارا جسم مجروح ہو رہا ہے۔ اس کا انحصار اس بات پر نہیں ہوتا کہ جسم کا کتنا حصہ مجروح ہو رہا ہے۔ اس لئے اگر انسانی جسم 112 فارن ہائیٹ درجہ حرارت کے پانی میں ڈوبا رہے تو باوجود اس کے کہ درد معمولی ہوگا لیکن چھ گھنٹوں کے اندر اندر جلد بالکل گل جائے گی۔ اس کے برعکس دہکتے ہوئے لوہے کو ذرا ایک لمحے کے لئے ہاتھ لگایا جائے تو شائد زخم کوئی نہ بنے لیکن درد ناقابل برداشت ہوگی۔

حفاظت کا نظام درد کا یہ نظام خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لئے ہمیں عطا کیا ہے۔ اس کا ایک اور ثبوت یہ بھی ہے کہ جسم کے نازک حصوں میں درد کو محسوس کرنے والے اعصاب کے سرے زیادہ ہوتے ہیں اور نسبتاً کم اہم اور مضبوط حصوں میں یہ بہت کم ہوتے ہیں۔ مثلاً ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں میں اعصاب کے یہ سرے کم ہوتے ہیں۔ لیکن گردن اور بعض دیگر نازک حصوں میں بہت زیادہ ہیں۔ دماغ انسانی جسم کا بے حد اہم حصہ ہے لیکن چونکہ اس کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاسہ سر دے کر دیا ہے اس لئے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ دماغ میں درد کو محسوس کرنے والے اعصاب کے سرے موجود ہی نہیں ہوتے۔ لیکن جو شریانیں دماغ کو خون سپلائی کرتی ہیں ان میں یہ اعصاب کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم جو سردرد محسوس کرتے ہیں وہ دماغ کی درد نہیں ہوتی بلکہ انہی خون کی شریانوں میں محسوس ہونے والی درد ہوتی ہے۔

احساس برابر ہے جہاں تک درد اور اس کی شدت کو محسوس کرنے کا سوال ہے تو ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سب لوگوں میں قریباً [illegible] ہی ہوتا ہے۔ لیکن مختلف لوگوں کا ردعمل مختلف ہو سکتا ہے اور ہوتا [illegible] ایک کھلاڑی جو کھیل کے میدان میں شدید ترین درد کو برداشت کر سکتا ہے بالکل ممکن ہے کہ وہی کھلاڑی دانت نکلواتے ہوئے بچوں کی طرح چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پس درد کے احساس اور اس پر رد عمل کے ساتھ جو نفسیاتی عوامل کار فرما ہوتے ہیں وہ اور بھی زیادہ لطیف مضمون ہے۔ بہرحال یہ بات قطعی ہے کہ ہم درد کے احساس میں اپنی توجہ کو کسی اور طرف منتقل کر کے یعنی کسی کام میں منہمک ہو کر کمی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ایسا بھی ہوتا ہے کہ درد فی ذاتہ اتنی تکلیف دہ نہیں ہوتی جسقدر تکلیف دہ درد کا خوف اور اس کے ساتھ وابستہ دوسرے اندیشے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس بات کا علم ضرور ہونا چاہیے کہ درد کا نظام دراصل ہماری حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہ علم ہر دکھ درد میں ہمارے صبر کی توفیق کو بڑھاتا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم [illegible] میں ملتی ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتصادی خبریں

○ کئی سال پہلے بھارت پاکستان سے باسمتی چاول امپورٹ کیا کرتا تھا۔ لیکن پھر اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے خود اپنے ملک میں اعلیٰ قسم کی باسمتی پیدا کرلی ہے لیکن اب پھر ہندوستان نے پاکستان سے باسمتی چاول امپورٹ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

○ صوبائی وزیر اوقاف نے بتایا ہے کہ سودی معیشت کے خاتمہ کے لئے کمیٹی قائم کردی گئی ہے۔ جس کے سربراہ وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق ہوں گے۔

○ وفاقی حکومت نے فی الحال پی۔ٹی۔سی لمیٹڈ کی 600000 مزید لائنز بڑھانے کی سکیم کو ختم کردیا ہے۔

○ کنزیومر پرائس انڈیکس جو کہ مہنگائی کا ایک پیمانہ ہے پچھلے سال مارچ کی نسبت اس سال میں 32ء7 فی زیادہ رہا۔

○ مشرقی ایشیا کے ملکوں میں اقتصادی بحران کی وجہ سے اب کوئی کمپنی بھی ان ممالک میں اپنا سرمایہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن اس طرح کے ماحول کے باوجود امریکہ کی فاسٹ فوڈ چین میک ڈانلڈز نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان ممالک میں اگلے دو تین سال میں ڈیڑھ بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گی تاکہ وہ ان ممالک میں اپنی مارکیٹ پوزیشن بہتر بنا سکے۔

○ ٹیکسٹائل کے تقریباً 120 کارخانے عرصہ سے بند پڑے ہوئے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ان میں سے نصف نے کام کرنا شروع کر دیا ہے جس سے کپاس کی کھپت 5 لاکھ گانٹھیں زیادہ ہو جائے گی اور اس کا اثر کپاس کی قیمتوں پر بھی پڑے گا جو کہ کارخانہ داروں کے کہنے کے مطابق آگے ہی بہت زیادہ ہیں۔ بہرحال ملک کے لئے یہ ایک خوش آئندہ بات ہے کہ ٹیکسٹائل کی انڈسٹری دوبارہ ملک کے لئے زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

○ آئی۔ایم۔ایف کے مطابق ایشیائی ممالک میں اقتصادی بحران ختم ہوگیا ہے۔ لیکن انڈونیشیا ابھی تک بحران سے باہر نہیں آیا۔ اس لئے آئی۔ایم۔ایف اس ملک پر مسلسل نظر رکھے گا لیکن ان ممالک کو اس بحران پر قابو پانے کے لئے ابھی مزید ایک سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔

○ سیمنٹ کی قیمتیں عید سے پہلے یک دم بڑھ کر 260 روپے فی بیگ ہوگئی تھیں لیکن یہ سب کچھ سٹاکسٹوں کا کیا دھرا تھا اور اب پھر سیمنٹ کی قیمتوں میں کمی شروع ہوگئی ہے اور عام خیال یہ ہے کہ جلد ہی یہ قیمتیں 230 روپے فی بیگ پر واپس آجائیں گی۔ اور مئی میں جب دو نئی ملیں چلنی شروع ہوں گی تو ہو سکتا ہے کہ ان قیمتوں میں بھی کافی کمی ہو جائے۔

○ سٹیٹ بینک نے یو بی ایل کو 21 ارب روپے دے کر اس کی ساکھ قائم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ ایک چینی ٹیلی کمیونی کیشن کمیٹی نے پاکستان کو آفر دی ہے کہ وہ تمام پاکستان میں 270000 ٹیلی فون لائنز بہت کم ریٹس پر لگانے کے لئے تیار ہے۔

○ گورنمنٹ آف پاکستان نے بسوں کے چیسز پر ڈیوٹی 40 فی صد سے کم کر کے 15 فی صد کردی ہے جس کے نتیجہ میں گاڑیوں کی قیمت میں 225000 روپے کم ہوگئی ہے۔

○ گذشتہ عیدالاضحیہ کے دوران خورونوش کی چیزوں کی قیمتوں میں پچاس فی صد اضافہ ہو گیا۔

○ اس ہفتے کے دوران پنجاب کے مختلف مقامات پر بارش اور اولوں کی وجہ سے گندم کی فصل جو کہ کٹائی کے لئے بالکل تیار کھڑی تھی۔ اس کو کافی نقصان پہنچا۔ اس بارش سے نہ صرف گندم کی فی ایکڑ پیداوار کم ہونے کا اندیشہ بلکہ اس کی کوالٹی پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ و پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31578

I-Mrs Siti Maesarch W/O Jamiat

پیشہ تجارت عمر 29 سال بیعت 1982-3-12 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۱۔ مکان برقبہ 50-80 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/5725000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ ٹیلی ویژن بلیک اینڈ وائٹ مالیتی۔/62500 روپے۔ 4۔ اور حق مہر۔/102250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/240000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Siti Maesarch جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs. E. Mahmud Ahmad جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Engkos Koswara جابر انڈونیشیا۔

غزل

مجھے اُس دور میں جینا پڑا ہے
جہاں ہر موڑ پہ کھوٹا کھرا ہے

مسافر دن کو بھی لٹنے لگا ہے
مِرا رہبر، مِرا رہزن ہوا ہے

دُہائی دے رہی ہیں تیری گلیاں
چراغِ زندگی بجھنے لگا ہے

کہیں بستی اُجڑ جائے نہ یارو
فصل پکنے کا موسم آ رہا ہے

گدائے خیر کی خالی ہے جھولی
گدائے دہر کا کاسہ بھرا ہے

کہاں جامِ وصل ٹکرائیں شب بھر
ہر اک مے خانے پہ تالا پڑا ہے

خودی کا بتکدہ ہے بے معانی
اُسے زیبا فقط حمد و ثنا ہے

کبھی ساحل پہ آکر دیکھ لینا
بھنور میرے موافق ہو رہا ہے

حوادث کے تلاطم میں بھی ساؔجد
میری کشتی کا حافظ وہ خدا ہے

قریشی داؤد احمد ساؔجد۔ گھانا

مسل نمبر 31579

I- Mrs Kalsum Mulya Asih W/O E. Djamal Uddin

پیشہ ٹیچنگ عمر 26 سال بیعت 1986-2-10 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی 35 گرام مالیتی۔/770000 روپے۔ اور حق مہر۔/460000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/104000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs. Kalsum Mulya Asih جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E. Djamaluddin خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Lili Suwarli ساکن جابر انڈونیشیا-

مسل نمبر31580

I-Mrs. Engkar W/O Jimin

پیشہ خانہ داری عمر52 سال بیعت 1981-7-16 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- مکان برقبہ 70 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی-/2675000 روپے- 2- حق مہر-/125000 روپے- 3- طلائی زیورات ایک گرام مالیتی-/25000 روپے- کل جائیداد مالیتی-/2825000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/40000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs. Engkar جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs. E. Mahmud Ahmad جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Engkos Koswara جابر انڈونیشیا-

مسل نمبر31581

I-Mrs. Khadidjah W/O R. Kosim Padmawjaya

پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت 1972ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- صرف حق مہر بذمہ خاوند محترم-/25000 روپے اس وقت مجھے مبلغ-/99900 روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs. Khadidjah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs" Deden R ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 R.Kosim Padmawijaya ساکن جابر انڈونیشیا-

مسل نمبر31582

I-Rafik S/O Ir. H. Iq Argadiraksa

پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100000 روپے ماہوار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Rafik انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 R. Hti Argadiraksa والد موصی انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Drs. Muhammad Wendy انڈونیشیا-

مسل نمبر31583

I- Slamet Latif Mahmud S/O Syamsudin Soedarso

پیشہ ملازمت عمر33 سال بیعت 1985ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- موٹر سائیکل ہنڈا 100 سی سی ماڈل 1980ء مالیتی-/1000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/268000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Salmet Latif Mahmud انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs. Iljas ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Amin Hasan B.Sc. انڈونیشیا-

مسل نمبر31584

I- M. Kusnan Widono S/O M. Soedirham. A

پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت 1986ء جولائی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/550000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد M. Kusnan Widono ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Drs. Iljas ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Amin Hasan B sc ساکن انڈونیشیا-

مسل نمبر31585

I-Ir Endang Nursyamsu S/O Soetisna

پیشہ ملازمت عمر46 سال بیعت 1968-10-23 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- مکان برقبہ 125 مربع میٹر نمبر A-221 مالیتی-/50000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/500000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Ir. EndanG Nursyamsu انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 R.A.Riza Adisudarma ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Indi Ibrahim انڈونیشیا-

اطلاعات و اعلانات

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا غلام احمد صاحب فرخ وفات پاگئیں

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ مبارکہ بیگم اہلیہ محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ سندھ و فجی مورخہ 98-4-17 کو 63 سال کی عمر میں حیدر آباد میں وفات پاگئیں- جسد خاکی ربوہ لایا گیا بیت المبارک میں بعد عصر مورخہ 98-4-19 کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا- بہشتی مقبرہ تدفین کے بعد مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی- احباب دعا کریں اللہ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم امتیاز احمد صاحب حال جرمنی ابن مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال ربوہ کو 97-7-2 کو بیٹے سے نوازا ہے- نومولود چوہدری محمد اصغر صاحب سابق امیر ضلع بدین کا پڑپوتا اور ملک محمد رفیق صاحب دار الصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے- نومولود کا نام عمار احمد تجویز ہوا ہے-

اسی طرح مکرم طاہر احمد صاحب جرمنی ابن مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال کو 97-10-22 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- نومولود مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا نواسہ ہے- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے- آمین

نکاح

○ مکرمہ عزیزہ عطیۃ الرشید صاحبہ بنت پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم رفعت احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (ریٹائرڈ بینک آفیسر) فیصل آباد بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ 13 اپریل 1998ء بیت المنعم محلہ دار النصر غربی ربوہ میں پڑھا-

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے برکت کا باعث بنائے-

درخواست دعا

○ مکرم خان محمد صاحب ٹیلر ماسٹر دار الفضل ربوہ کا بیٹا ارشاد احمد عمر تقریباً 10 سال ایک ماہ سے اعصابی تکالیف کے وجہ سے علیل ہے- فضل عمر ہسپتال ربوہ نے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد بھجوا دیا ہے- جہاں اس کی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہونا ہے-

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنس آف پاکستان نے نئے کورس میں داخلہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کیا ہے- یہ ٹیسٹ 31 مئی 98ء کو ہوگا- درخواست فارم ICMAP کے مختلف شہروں میں واقع سینٹرز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- فارم 21 مئی 98ء تک حاصل کئے جاسکتے ہیں- داخلہ فیس 600 روپے ہے- تعلیم قابلیت میں کم از کم گریجوئیٹ ہونا لازمی ہے- فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 مئی 98ء ہے

○ علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن نے پوسٹ گریجوئیٹ ڈپلومہ (پرائمری ایجوکیشن) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- تعلیمی قابلیت میں کم از کم گریجوئیٹ ہونا لازمی ہے- داخلہ کے لئے ادارہ واقع فیروز پور روڈ (نزد گلاب دیوی ہسپتال) لاہور- فون نمبر 852023-851174 سے رابطہ کریں-

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنس پاکستان (ICAP) نے گریجوئیٹس اور نان گریجوئیٹس کے لئے PPT ٹیسٹ کے شیڈول کا اعلان کردیا ہے- یہ ٹیسٹ مورخہ 14 جون 98ء بروز اتوار ہوگا- درخواست فارم 20 روپے کے عوض ICAP کے مختلف شہروں میں واقع سینٹرز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں- مکمل درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مئی 18 .98ء ہے- یہ ٹیسٹ کراچی- لاہور- اسلام آباد- پشاور- فیصل آباد- ملتان- سیالکوٹ- کوئٹہ اور حیدر آباد میں ہوگا- ٹیسٹ فیس 700 روپے ہے-

(نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

○ میرے شوہر کا نام شناختی کارڈ کے مطابق ناصر خلیل احمد رشید ہے- مگر نکاح فارم میں غلطی سے "ناصر رشید" لکھا گیا ہے- براہ کرم شناختی کارڈ کے مطابق ہی نام لکھا اور پڑھا جاوے-

شگفتہ جبین اہلیہ ناصر خلیل احمد رشید
مکان نمبر 2/40 فیکٹری ایریا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 21 اپریل-1998ء
موسم : صبح سے ٹھنڈی تیز ہوا چل رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کرپشن کے الزامات کے سبب مواصلات کے مرکزی وزیر بوٹا سنگھ کو برطرف کر دیا ہے۔

عرب لیگ نے کہا ہے کہ برطانیہ عراق کے بارے میں عالمی کانفرنس کا ارادہ ترک کر دے۔ یہ سازش ہے۔ عراق کے معاملات صرف اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کسی کانفرنس میں زیر بحث لائے جاسکتے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں پیپلز لیگ کے رہنما ایس حمید کی شہادت پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ کشمیری رہنماؤں نے بھارتی ایجنسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے 27۔ افراد کی قتل گاہ کا بھی دورہ کیا۔ سارے علاقے میں کاروبار زندگی معطل رہا۔

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے برطانیہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کی جارحانہ کارروائیاں بند کرائے۔

برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے جدہ میں سعودی رہنماؤں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں اسرائیل اور فلسطین میں کشیدگی کم ہونے کا امکان نہیں ہے۔ امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب فریقین خیر سگالی کا مظاہرہ کریں۔

سری لنکا کی بحریہ نے دو درجن باغیوں کو 5 کشتیوں سمیت ڈبو دیا ہے۔

بھارتی جریدہ سماچار کی رپورٹ کے مطابق بھارت میں بھکاریوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

صدر کلنٹن کے خصوصی نمائندہ بل رچرڈسن نے کہا ہے کہ افغانستان میں قیام امن کے لئے پاکستان کا کردار قابل تحسین ہے۔

فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ انشاء اللہ 1999ء آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا سال ہو گا۔ معاہدہ اوسلو کے تحت 5 سال بعد خود مختار فلسطینی ریاست کا اعلان ہو گا۔

امریکہ ایران کے ضبط شدہ اربوں ڈالر واپس کرنے پر رضا مند ہو گیا ہے۔ ایران نے رقم کی واپسی کے لئے عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔

طالبان قیادت میں سنگین اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

سوڈان کی حکومت نے جنوبی لبنان میں قحط کی صورت حال کنٹرول کرنے کے لئے عالمی امدادی اداروں سے امداد کی اپیل کی ہے جہاں اڑھائی لاکھ افراد درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

لاہور ہائی کورٹ نے تمام بلدیاتی امیدواروں کو 10 ہزار کی سیکورٹی فیس سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ پہلے صرف 26 درخواست دہندگان کو مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اب تمام امیدوار صرف ایک ہزار روپیہ جمع کروا سکتے ہیں۔ دس ہزار روپیہ جمع کروانے والوں کو بقیہ رقم واپس مل جائے گی۔

اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے چیئرمین چوہدری محمد برجیس طاہر نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو 19۔ مئی کو کمیٹی کے سامنے پیش نہ ہوئیں تو نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ ہیلی کاپٹروں کے لئے 8۔ کروڑ روپے کی رقم خود بی بی کے دستخطوں سے جاری ہوئی تھی۔ رقم کہاں گئی۔ آئینی فورم پر آ کر جواب دیں' اگر ضروری سمجھا گیا تو وارنٹ گرفتاری جاری ہوں گے۔

آزاد جموں و کشمیر ہائی کورٹ نے شریعت آرڈیننس منسوخ کر کے شرعی عدالت کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ آرڈی ننس کو اسلام اور عدلیہ سے متصادم قرار دیا ہے۔ جبکہ شرعی عدالت کے دونوں ججوں کی تقرری بھی کالعدم قرار دے دی ہے۔ عدالتی فیصلے میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ شریعت کورٹ کے نام سے الگ کورٹ کی تشکیل دو عملی ہے۔ تمام عدالتیں شرعی ہیں۔

سینٹ سے پیپلز پارٹی اور اے این پی نے مشترکہ واک آؤٹ کیا۔ آصف زرداری کو ایوان میں نہ لانے کے خلاف سینیٹر اعتزاز احسن۔ سینیٹر رضا ربانی اور چیئرمین سینٹ وسیم سجاد کے درمیان شدید تلخی ہوئی۔

پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کیا۔ جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ اور بیچ بچاؤ کے لئے درمیان میں آنے والے سینیٹر رضا ربانی شدید زخمی ہو گئے۔ اعتزاز احسن۔ صفدر عباسی اور تاج حیدر پہنچے تو پولیس نے ان پر بھی لاٹھیاں برسائیں' ساتھیوں کو مار کھاتا دیکھ کر خورشید شاہ۔ نوید قمر اور پیر آفتاب بھی آ گئے۔ خورشید شاہ کو بھی متعدد لاٹھیاں لگیں۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور پولیس میں لاٹھیوں کا مقابلہ ہوا۔ خورشید شاہ نے اے سی اسلام آباد کو لاٹھیاں ماریں۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے پارلیمنٹ ہاؤس پر قبضہ کی کوشش کی۔ پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ اور آنسو گیس پھینکی۔ جس سے بھگدڑ مچ گئی۔

پی پی پی کی سابقہ حکومت کے ساتھ تھرمل پاور جنریشن کے معاہدے کرنے والی 21 کمپنیوں کو صدارتی آرڈیننس کی روشنی میں نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سات روز کے اندر واضح کریں کہ معاہدوں کے لئے کمیشن یا رشوت دی یا نہیں۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیوں کے نام پر غیر منتخب لٹیروں کو عوام پر مسلط کر دیا گیا ہے۔

کراچی میں دہشت گردی اور ڈکیتی کی کئی وارداتیں ہوئیں ہاتھ بندھی دو نعشیں ایک ٹیکسی سے برآمد ہوئیں۔ مقتولین کی عمریں 25 سے 30 سال ہیں۔ شناخت نہیں ہو سکی۔

جمیعت العلماء پاکستان کے سربراہ اور سابق وفاقی وزیر عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اسمبلیوں میں بیٹھے ڈاکو نفاذ اسلام میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

☆......☆......☆......☆

کریسنٹ گریمر اسکول
میں کلاس ششم میں پانچ اپریل سے Provisional داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

ضرورت سیکیورٹی انچارج و گارڈ
لاہور کے قریب ایک صنعتی ادارہ میں فوری طور پر سیکیورٹی گارڈز اور سیکیورٹی انچارج کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ ملازمت کے خواہشمند حضرات اپنے شہر کے صدر یا امیر صاحب کی وساطت سے درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائے گی اور سنگل رہائش فیکٹری میں مہیا کی جائے گی۔
پتہ: گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی P2-96 ماڈل ٹاؤن لنک روڈ- لاہور

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
★ ٹیسٹ پیپر کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
★ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
رہائش: 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
فون 5163862 - 5169173 لاہور
E MAIL: LHR01728@Paknet 1.Ptc.PK

مارکیٹ برائے فروخت
میں اپنی مارکیٹ پلاٹ نمبر 1 دارالبرکات ربوہ فوری فروخت کرنا چاہتا ہوں جو کہ ساہیوال روڈ اور چھوٹے دو گراؤنڈ کے کارنر پر واقع ہے سوئی گیس، بجلی اور پانی موجود ہے۔ رابطہ موقع پر کریں۔ رابطہ کیلئے
احمد خاں نسیم و شاہد محمود

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفا عطیہ خداوندی ہے
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون: 04524-212399
آپ کی دعاؤں و تعاون کیساتھ اور مزید رعایت کے بعد
جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ GHP جرمن ہومیو فارمیسی کی سیل بند ادویات
10ML شوابے طرز جرمنی گلاس شیشی میں سیٹ =/1400
10ML پیکانا پاکستانی شیشی میں =/1200
10ML پیکانا سادہ بکس کیساتھ =/900
117 - ادویات خوبصورت بریف کیس کیساتھ

	6X 200	1M 1000	10M CM
10ML پوٹینسی / دوائی			
شوابے طرز جرمنی گلاس شیشی	8/=	9/=	10/=
پیکانا طرز پاکستانی	6/=	7/=	8/=
عام پلاسٹک ڈراپر	5/=	6/=	7/=
10 گرام گولیوں میں	4/=	5/=	6/=

خالی بریف کیس برائے 117- ادویات خوبصورت =/550 سادہ بکس =/250
خصوصی تحفہ بریف کیس بمعہ ادویات یا مبلغ ایک ہزار روپے کی GHP ادویات کیساتھ 102 ہومیو ادویات کے فوائد تقریباً سات سو صفحات کی مجلد فوٹو کاپی بالکل مفت یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
ہومیو پیتھی نسخہ جات GHP کے 32 مرکبات کے ساتھ =/18